الدرس الحادي عشر
گیارھواں درس

معركة أحد
غزوۂاحد

غزوہ بدر کے ٹھیک ایک سال بعد مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان یہ معرکہ بپا ہوا، غزوہ بدر کی شکست کا بدلہ چکانے کے لئے کافروں نے ٹھان لی تو تین ہزار جنگجو جوانوں کا لشکر لے کر نکلے، اور سات سو مسلمانوں نے اُن کا مقابلہ کیا، ابتداء میں مسلمانوں کو کافروں پر فتح نصیب ہوئی، اور کافر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگنے لگے، لیکن دوبارہ پلٹ آئے اور پہاڑی کے دامن سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے یہ وہی پہاڑی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے تیر اندازوں کو مقرر کیا تھا، مال غنیمت اکٹھی کرنے کے لئے یہ لوگ بھی پہاڑی سے اتر آئے اس طرح کافروں کا پلہ مسلمانوں پر بھاری رہا۔

غزوة الخندق
غزوہ خندق

معرکہ احد کے بعد یہودیوں کا وفد اہل مکہ کے ہاں گیا، اور مسلمانوں کے خلاف مدینہ منورہ پر چڑھائی کی ترغیب دی، اور ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا، کافروں نے یہود کی بات مان لی، پھر یہودیوں نے دوسرے قبائل کو بھی بھڑکایا کہ مسلمانوں کا مل جل کر قلع قمع کردیا جائے، انہوں نے بھی اتفاق کیا، تو ہر طرف سے کفار و مشرک مدینہ منورہ کا رخ کرنے لگے اس طرح دس ہزار کا لشکر جرار مدینہ منورہ پر چڑھ دوڑا۔

- حضور اکرم ﷺ بھی دشمنوں کی سازشوں سے باخبر تھے تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا حضرت سلمان فارسی نے مشورہ دیا کہ مدینہ منورہ کے جس طرف پہاڑ نہیں ہیں اُس طرف خندق کھود دی جائے، تمام مسلمان خندق کی کھدائی میں شریک ہوگئے، اس طرح جلد ہی یہ منصوبہ مکمل ہوگیا، نتیجۃً مشرکین مدینہ منورہ سے باہر ہی تقریباً ایک مہینہ خیمہ لگائے پڑے رہے وہ خندق پار نہیں کرسکتے تھے، آخر میں اللہ تعالی نے سخت تیز آندھی بھیجی جس کی وجہ سے مشرکوں کے خیمے اکھڑ گئے۔ کافر خوف سے گھبرا اٹھے، اور جلد ہی کوچ کرگئے، اور اپنے اپنے علاقوں کو پلٹ گئے، تنہا اللہ تعالی نے تمام لشکروں کو شکست دی اور مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

فتح مكة
غزوہ فتح مکہ

سن ۸ ہجری میں آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ پر چڑھائی کرکے اُسے فتح کیا جائے، چنانچہ ۱۰ رمضان المبارک کو دس ہزار جانثار مجاہد صحابہ کرام کے ساتھ نکلے اور بغیر جنگ کے ہی مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے، کیونکہ قریش ہتھیار ڈال چکے تھے، اور اللہ تعالی نے مسلمانوں کی مدد فرمائی، نبی اکرم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے، کعبۃ اللہ کا طواف کیا، پھر اندر جاکر دو رکعت نماز پڑھی، پھر ان تمام بتوں کو توڑ دیا جو خانہ کعبہ کے اندر تھے یا اوپر تھے، پھر خانہ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوگئے، ادھر قریش نیچے خانہ کعبہ کے دروازے کے پاس کھڑے اپنے بارے میں فیصلے کا انتظار کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: "تم کیا سوچ رہے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں"؟ انہوں نے جواب دیا: "ہم بھلائی کی توقع کررہے ہیں کیونکہ آپ کریم النفس بھائی، اور کریم بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ تم سب آزاد ہو"، آپ ﷺ نے اپنے ایسے دشمنوں کے بارے میں عفو و درگذر کی عظیم مثال پیش کی جنہوں نے آپ کے صحابہ کو شدید اذیت و تکلیف میں مبتلا رکھا تھا، حتی کہ آپ کو بھی آپ کے شہر سے نکال باہر کیا تھا"۔

- مکہ مکرمہ فتح ہوجانے کے بعد لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوگئے، سن ۱۰ ہجری کو آپ ﷺ نے حج کیا، اور آپ نے ایک ہی حج کیا ہے، آپ کے ہمراہ ایک لاکھ سے زیادہ افراد نے حج کیا، اور حج کے بعد آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔